السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردوں کےلیے سونے کے حرام ہونے کی کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کرنے والے کواوراس شخص کو بھی جواس جواب سے مطلع ہو، خوب معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مومن کےلیے احکام شریعت میں علت یہ ہے کہ وہ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ إِذا قَضَى اللَّهُ وَرَسولُهُ أَمرًا أَن يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِن أَمرِهِم ... ٣٦ ... سورة الأحزاب

''اورکسی مومن مرداورمومنہ عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اوراس کا رسول کسی امر کا فیصلہ کردیں تووہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار رکھیں۔''

جوشخص بھی ہم سے کسی ایسی چیز کے وجوب یا حرمت کے بارے میں پوچھے گا، جس کے حکم کی دلیل کتاب وسنت میں موجود ہوگی، تواس کی علت بس یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ یااس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اوریہ علت ہر مومن کےلیے کافی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب یہ پوچھا گیا کہ اس کا سبب کیا ہے کہ حائضہ عورت روزے کی توقضا کرتی ہے لیکن نماز کی قضا نہیں کرتی؟ توانہوں نے جواب میں فرمایا:

(كان يصيبنا ذلك فنومر بقضاء الصوم ولا نومر بقضاء الصلاة» (صحيح البخاري، الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة، ح: ٣٢١ وصحيح مسلم، الحيض، باب وجوب قضاء الصوم... ح: ٣٣٥ (٦٩) واللفظ له»

''ہمیں جب یہ حالت پش آتی توہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔''

کتاب اللہ یا سنت رسول سے نص کامل کی جانکاری ہر مومن کےلیے علت موجبہ ہے لیکن اس کے باوجوداس بات میں بھی کوئی حرج نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام میں علت وحکمت کوتلاش کرے کیونکہ اس سے اطمینان قلب میں اضافہ ہوتا ہے اورپھر جب احکام کو علل کے ساتھ ملایا جائے۔ تواس سے اسلامی شریعت کی سربلندی بھی واضح ہوکرسامنے آتی ہے اورجب اس منصوص حکم کی علت کسی دوسرے غیر منصوص امر میں بھی موجود ہوگی تواسے اس پر قیاس کرنا ممکن ہوگا گویا کسی شرعی حکم کی علت وحکمت کے معلوم ہونے کے یہ تین فوائد ہیں۔

اس تمہید کے بعد ہم اس سوال کے جواب میں عرض کریں گے کہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کےلیے سونے کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے، البتہ اس کا استعمال عورتوں کےلیے جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سونا سب سے مہنگی چیز ہے، جسے انسان زینت کے طورپر استعمال کرتا ہے۔ سونا زینت بھی ہے اورزیور بھی اوریہ چیزیں مرد کےلیے مقصود نہیں ہواکرتیں۔ انسان سونے کے بغیر نہ کسی کےلیے مکمل ہوسکتا ہے اور نہ اس کے بغیر وہ کسی کو مکمل کرسکتا ہے لیکن مرد تورجولیت کی وجہ سے فی نفسہ کامل ہے، اسے اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے فرد کےلیے مزین کرے، جس سے اس کی رغبت وابستہ ہو۔ اس کے برعکس عورت ناقص ہے، اسے اپنے حسن وجمال کی تکمیل کی ضرورت ہے اسے ضرورت ہے کہ وہ قیمتی سے قیمتی نفیس ترین زیورات کے ساتھ زیب وزینت اورآرائش وزیبائش کا اہتمام کرے تاکہ اس طرح اس کے اور اس کے شوہر کے مابین تعلقات خوشگواررہیں، اس وجہ سے عورت کےلیے اس بات کو جائز قرار دیا گیا کہ وہ سونے کے زیورات استعمال کرے جبکہ مرد کےلیے ان کا استعمال ناجائز قرار دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے بارے میں فرمایا ہے:

أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِي الحِليَةِ وَهُوَ فِي الخِصامِ غَيرُ مُبينٍ ... ١٨ ... سورة الزخرف

''کیا وہ جوزیور میں پرورش پائے اورجھگڑے کے وقت بات واضح نہ کرسکے (اللہ کی بیٹی ہوسکتی ہے؟''

اس سے بھی شریعت کا یہ حکم واضح ہوجاتا ہے کہ مردوں کےلیے سونا حرام ہے۔ اس مناسبت سے یہاں میں ان مردوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا جوسونے کے زیورپہننے کی آزمائش میں بمتلا ہوچکے ہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے آپ کو عورتوں کی صف میں شامل کرلیا ہے اوراپنے ہاتھوں میں انہوں نے جوزیورپہن رکھا ہے، یہ زیور نہیں بلکہ درحقیقت جہنم کی آگ کا انگارا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، اس لئے انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آگے توبہ کرنی چاہیے۔ اگروہ کوئی زیوراستعمال کرنا ہی چاہتے ہیں توشرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے چاندی کا زیوراستعمال کرسکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح سونے کے سوادیگر دھاتوں سے بنی ہوئی انگوٹھیوں کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ معاملہ حداسراف تک نہ پہنچے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ193

محدث فتویٰ